اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

دارالامان قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

ٹیلیفون نمبر ۱۹

رجسٹرڈ ایل نمبر [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۳ اگست ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۷۵

یوم التبلیغ کے موقعہ پر شعبہ نشر و اشاعت کا مفید تبلیغی لٹریچر

نشر و اشاعت اپنے لغوی معنوں کے لحاظ سے کسی خاص طریق تبلیغ تک محدود نہیں۔ البتہ اصطلاحی طور پر نظارت دعوۃ و تبلیغ نے ایک خاص شعبہ اس نام سے موسوم کیا ہوا ہے جس میں اشتہاروں اور ٹریکٹوں اور چھوٹے چھوٹے رسالوں اور بعض کتب کی اشاعت کے ذریعہ تبلیغ کی جاتی ہے اگر ہمارے مبلغین دنیا میں ہر جگہ نہ پہونچ سکیں۔ تو یہ تبلیغی اشتہار اور رسالے وہاں پہونچ جاتے ہیں۔ اور بہت سے پاک دل انسان ان ٹریکٹوں اور اشتہاروں کو فرصت کے وقت پڑھ کر جب ان پر ٹھنڈے دل سے غور کرتے ہیں۔ تو ان پر صداقت واضح ہو جاتی ہے۔ یا کم از کم ان کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف مزید تحقیق کے لئے توجہ اور دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ بعض لوگ یہ اشتہارات پڑھتے ہیں۔ اور ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا لیکن ہمارے سلسلہ کا نام اور تحریک انہیں یاد رہ جاتی ہے۔ جو کسی احمدی خطبہ میں سے جانے۔ یا کسی احمدی کتاب کے پڑھنے یا کسی احمدی مبلغ یا احمدی فرد سے بات کرنے کی محرک ہو جاتی ہے۔ اور پھر اثر بھی پیدا ہونے لگتا ہے۔ اور آخرکار اس طرح سے ایک تحقیق شروع ہو کر انہیں احمدیت میں داخل کر دیتی ہے۔ گو نظارت دعوت و تبلیغ کا شعبہ نشر و اشاعت اس وقت اپنے کام کے لحاظ سے ابتدائی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کا موجودہ کام بھی ایسا ہے۔ جو قابل قدر ہے۔ مثلاً اس یوم التبلیغ پر جو ۳۰- جولائی کو منایا گیا صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے دس قسم کے ٹریکٹ جن میں سے چار قسم کے ٹریکٹ آٹھ آٹھ صفحے کے تھے۔ اور باقی چار چار صفحوں کے تھے۔ اور مختلف قسم اور حجم کے تین رسالے شائع کئے گئے۔ اور ساری اشاعت ۶۰ ہزار ٹریکٹس کی ہوئی جن کے صفحات کی تعداد $\frac{20\times26}{8}$ سائز کے تین لاکھ بیس ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔ ہمیں اس سے انکار نہیں۔ کہ وسیع تبلیغی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بہت تھوڑا کام ہے لیکن اس بجٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے جو اس صیغہ کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔ یہ کام معمولی نہیں۔

نشر و اشاعت کے اس کام کی اہمیت کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ اور وہ کم سے کم لاگت پر لٹریچر مہیا کرنا ہے۔ چنانچہ اگر $\frac{20\times26}{8}$ کے ایک پیسہ کے سولہ صفحات رکھ لئے جائیں۔ تب بھی اس کی قیمت ۳۷۵ روپے بنتی ہے۔ اور ریلوے پارسلوں اور ڈاک کے ٹکٹوں کا خرچ ۱۲۵ روپے سے کم نہیں آتا۔ اس طرح کل خرچ کم و بیش ۵۰۰ روپے بن جاتا ہے۔ لیکن بجٹ جو اس صیغہ کے لئے رکھا گیا ہے۔ وہ صرف تین سو روپے ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ اگر کل بجٹ بھی خرچ کر دیا جائے۔ تب بھی ۲۰۰- روپے کی کمی رہتی ہے۔

بعض جماعتوں نے قیمت ادا کر کے ٹریکٹ منگوائے ہیں۔ اور اس طرح ۱۶۹ روپے ۵ آنے کا لٹریچر فروخت ہوا ہے جس میں سے نصف کے قریب قیمت وصول ہو چکی ہے۔ اور باقی رقم امید ہے جلد وصول ہو جائے گی۔

واضح رہے۔ کہ جو ٹریکٹ قیمتاً دیئے جاتے ہیں۔ ان میں صیغہ صرف چھپوائی۔ اور کاغذ کی قیمت لیتا ہے۔ اور چونکہ کثیر اشاعت کے لئے قیمت کی ارزانی ضروری ہے۔ اس لئے صیغہ نے انتہائی کوشش کی ہے کہ جو دوست اپنی طرف سے لٹریچر لوگوں میں پھیلانا چاہیں۔ ان کو نشر و اشاعت کے شائع کردہ ٹریکٹ اس برائے نام قیمت پر مل سکیں۔ جو قریباً مفت ہے۔

یہ اشاعت درحقیقت اس قدر سستی ہے۔ کہ چار آنہ پر چار سو صفحات $\frac{20\times26}{8}$ سائز کے دیئے گئے ہیں۔ حالانکہ جو اشتہارات دوسرے لوگوں کی طرف سے شائع ہوتے ہیں۔ وہ پیسے کے آٹھ صفحات سے زیادہ نہیں ہوتے۔ اور بعض تو اس سے بھی کم۔ نشر و اشاعت کی یہ سعی اسی اصل کے ماتحت ہے۔ کہ ارزاں اشاعت کو دیکھتے ہوئے احباب اس کی امداد میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔

ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ اس موقعہ پر ان تمام دوستوں کا جنہوں نے رقم امداد مقرر کر کے نشر و اشاعت کے کام کی سرپرستی فرمائی ہے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور تمام صاحب استطاعت احباب کو اور ان جماعتوں کو جنہوں نے اس ضروری کار خیر میں تاحال حصہ نہیں لیا۔ توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ تبلیغ سے تعلق رکھنے والے اس ضروری صیغہ کی ماہوار مستقل مالی امداد کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور اہلِ بیت کے متعلق اطلاع

ڈلہوزی ۳۱ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پرسوں قادیان سے ۵ بجے شام روانہ ہو کر خدا کے فضل سے بخیریت پونے نو بجے ڈلہوزی پہونچ گئے تھے۔ کل حضور معہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی سی۔ ایس اسسٹنٹ کمشنر ڈلہوزی معہ ہر دو حرم اور بیگم مرزا مظفر احمد صاحب پالمپور، بیج ناتھ کی طرف سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ لیکن کار کے خراب ہو جانے کی وجہ سے حضور معمولی وقت یعنی ۷، ۸ بجے واپس تشریف لانے کی بجائے سوا گیارہ بجے شب کے تشریف لائے۔ حضور کو اس طرح بہت سی تشویش اور تکلیف اٹھانی پڑی۔ مگر خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ خیریت رہی۔

کل صبح ۳۰ جولائی کو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب معہ اپنی بیگم صاحبہ اور عزیز انس احمد کے گلومنالی کے لئے روانہ ہو گئے۔ جہاں ان کو کچھ دن بحالی صحت کے لئے قیام فرمائیں گے۔ ان کا پتہ C/o Post Master منالی ہو گا۔ ان کے ایگزیما میں تخفیف ہے مگر کلی رفع نہیں ہوا ؁

خاکسار حشمت اللہ

مدینۃ المسیح

قادیان یکم اگست۔ بیگم صاحبہ میاں عبد اللہ خان صاحب ابھی تک علیل ہیں دعائے صحت کی جائے

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ ۳۱ جولائی سے دو ماہ کی رخصت پر ڈلہوزی تشریف لے گئے ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کو قائم مقام ناظر اعلیٰ مقرر فرمایا ہے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب لاہور سے واپس آ گئے ہیں

مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب جالندہری نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں میں بھیجے گئے ہیں۔

سنگھا پور سے ایک نوجوان عبد الحمید صاحب تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے قادیان آئے ہیں۔ یہ پہلے احمدی ہیں جو سنگھا پور کے اصلی باشندہ ہیں ؁

آج پانچ بجے شام خوب موسلا دھار بارش ہوئی ؁

جلسہ تحریک جدید ۱۵ کی بجائے ۱۳ اگست کو کیا جائے

گزشتہ سالوں میں تحریک جدید کے جلسے اتوار کے روز ہوتے رہے ہیں کیونکہ اس دن ملازمت پیشہ اصحاب کو بھی فراغت ہوتی ہے۔ لیکن اس دفعہ جلسہ کی تاریخ مقرر کرنے میں غلطی ہو گئی۔ لہذا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے بموجب تاریخ جلسہ بجائے ۱۵ اگست ۳۹ء کے ۱۳ اگست ۳۹ء بروز اتوار مقرر کی جاتی ہے۔ سیکرٹریان تحریک جدید نوٹ فرمالیں ؁

انچارج تحریک جدید قادیان

جماعت احمدیہ قادیان کا یوم التبلیغ

خدا تعالیٰ کے فضل سے ۳۰ جولائی کو جماعت احمدیہ قادیان نے نہایت عمدگی کے ساتھ یوم التبلیغ منایا۔ چنانچہ دس بارہ میل کے حلقہ میں جس قدر دیہات ہیں۔ ان تمام میں تبلیغ کے لئے قادیان کے مختلف محلہ جات کے افراد کو پھیلا دیا گیا تھا جو صبح سے شام تک تبلیغ کرتے رہے۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے جملہ محلہ جات کے پریذیڈنٹ صاحبان کے نام تحریری ہدایات بھی اس موقعہ کے لئے بھیجی گئیں۔ علاوہ ازیں صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے مختلف قسم کے ڈیڑھ ہزار کے قریب تبلیغی ٹریکٹ اور اشتہارات سیکرٹریان محلہ جات کو بھجوا دیئے گئے تاکہ وہ مناسب موقعہ پر انہیں تقسیم کریں۔ اس تنظیم کے ماتحت تمام اصحاب نے صبح سے شام تک تبلیغ احمدیت کی۔ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور ناخواندہ اصحاب کو پڑھ کر سنائے۔ بعض اصحاب دور دور کے دیہات و قصبات میں ریل اور سائیکلوں کے ذریعہ بھی تشریف لے گئے۔ تقریباً ہر جگہ لوگوں نے توجہ سے باتیں سنیں۔ اور افراد جماعت کی خوش کلامی بردباری اور تحمل کے باعث کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہ ہوا۔

چونکہ قادیان کے تمام احمدی احباب فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کے لئے باہر گئے ہوئے تھے۔ اس لئے قادیان اور محلہ جات کی حفاظت کے لئے اس دن نیشنل لیگ کور کی طرف سے پہرہ کا انتظام تھا۔

تحریک جدید کا تیسرا اور چوتھا مطالبہ

تحریک جدید کا تیسرا مطالبہ یہ ہے کہ دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب دے کر اپنے نقطۂ نگاہ کو احسن طور پر لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے اور اخبار سن رائز انگریزی کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش کی جائے۔

چوتھا مطالبہ یہ ہے کہ نئے مشن قائم کئے جائیں۔ اور وہاں انگریزی دان اور عربی دان مبلغ بھیجے جائیں۔ جو حسب ہدایت کام کریں۔ الہام وسع مکانک میں بھی اس طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ لہذا نوجوانوں کو غیر ممالک میں جانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیئے ؁

انچارج تحریک جدید قادیان

ڈاکٹروں کی ضرورت

ایک جگہ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس یا ولائت سے پاس شدہ ڈاکٹر ملازمت کے خواہشمند ہوں تو جلد تر اپنی درخواستیں معہ نقول سندات وغیرہ سرنامہ چھوڑ کر مقامی عہدیداران کی تصدیق کے ساتھ ارسال فرمادیں۔ بیرون ہند جانے کا بہترین موقعہ ہے ؁ ناظر امور خارجہ

ایک ضروری گزارش

جو احمدی دوست کنڈہ گھاٹ سے شملہ آئیں یا جائیں وہ عاجز راقم کو ضرور اطلاع دیں۔ تاکہ ان سے ہم سب احمدی مل سکیں۔

محمد عبد الغفور خان تحویلدار پبلک ورکس کنڈہ گھاٹ ریاست پٹیالہ

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کے متعلق خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت

مخالف حالات میں احمدیت کی عظیم الشان ترقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کے ثبوت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ افلا یرون انا ناتی الارض ننقصھا من اطرافھا افھم الغالبون (انبیاء ع ۴) ۔ یعنی کیا مخالف لوگ دیکھتے نہیں۔ کہ ہم زمین کو اُس کے اطراف سے کم کرتے چلے آرہے ہیں۔ مختلف علاقوں اور ملکوں کے لوگ اسلام قبول کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اس طرح مخالفین میں کمی واقع ہو رہی۔ اور موافقین کی ترقی ہو رہی ہے۔

ظاہر ہے کہ جب اسلام کی ترقی ہو رہی ہے۔ اور مخالف لوگ کم ہو رہے ہیں۔ تو اس کا نتیجہ یہی ہوگا۔ کہ اہل اسلام غالب آجائیں گے۔

تاریخ اسلام سے واقف لوگ جانتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب ہدایت خلق کے لئے مبعوث ہوئے۔ تو دُنیا نے آپ کو قبول نہ کیا سب سے پہلے اہلِ مکہ ہی نے شدید مخالفت کی۔ اور ہر قسم کی اذیت پہونچانے کے درپے رہے۔ مگر باوجود اس تکلیف دہی کے آپ ان کو نصیحت کرنے۔ اور خدا تعالےٰ کی باتیں پہونچاتے رہے۔ حتیٰ کہ وُہ وقت آگیا۔ کہ مکہ والوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی باتیں سُننے سے قطعی طور پر انکار کر دیا۔ جس پر آپ اُن قبائل کے پاس جو مکہ کے ارد گرد رہتے تھے۔ پہونچے اور فریضۂ تبلیغ کو بجا لائے۔ لکھا ہے۔ کہ ایک مرتبہ ایک میلہ کی تقریب پر جہاں مختلف قبائل کے سردار جمع تھے۔ آپ سرداروں کے پاس جاتے۔ اور فرماتے:۔

ھل من رجل یحملنی الیٰ قومہ فان قریشًا قد منعونی ان ابلغ کلام ربی۔ یعنی کیا تم میں سے کوئی ہے۔ جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے جائے۔ تاکہ میں اسے خدا کا کلام سُناؤں۔ کیونکہ قریش نے مجھے روک دیا ہے۔ کہ میں اپنے رب کا کلام ان تک پہونچاؤں۔ (زرقانی شرح مواہب جلد اول ص ۳۷۳)

فریضۂ تبلیغ کی سرانجام دہی کے لئے آپ ہر ممکن کوشش فرماتے۔ اور ہر تکلیف کو بخوشی برداشت کرتے۔ طائف کے لوگوں نے جو سلوک آپ سے کیا۔ وہ مخفی نہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔ کہ اے نبی شاید تو اپنی جان کو اس غم میں ہلاک کر دے گا۔ کہ یہ ایمان دار کیوں نہیں ہوتے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس بے لوث اور دیانتدارانہ کوشش کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ حق کے پیاسے ایمان لے آئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگین ہو کر خدمتِ اسلام کرنے لگے۔ اور تمام اطرافِ عالم سے سعید روحیں آپ کے جھنڈے تلے جمع ہوگئیں۔ اور اسلام کو روز بروز ترقی ہونے لگی۔ دور دراز سے لوگ آتے۔ اور آپ کی غلامی کو بسر و چشم قبول کرتے۔ یہ ترقی دیکھ کر مخالفین اور بھی کڑھتے۔ اور بجائے حق کو قبول کرنے کے اور بھی کفر میں ترقی کرتے۔ کسی نے خوب کہا ہے۔ ؎

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم
ز خاکِ مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبی است

یہ واقعات آج سے تیرہ سو سال پہلے کے ہیں۔ اور ایک مسلمان کہلانے والا تعجب کی نظر سے دیکھتا ہے۔ کہ بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسا پاک وجود جو دُنیا کو راستی اور ہدایت کے لئے بلاتا ہو۔ لوگ اس کی مخالفت کریں۔ اور اس کی ایذا دہی میں حصہ لیں۔ مگر خدا تعالےٰ نے ایسے لوگوں کے تعجب کو دُور کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ ایسے زمانہ میں ظاہر ہوئے۔ جبکہ مسلمان کہلانے والوں میں ایمان محض رسمی طور پر رہ گیا تھا۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق دُنیا سے اُٹھ کر ثریا تک پہونچ گیا تھا۔ آپ نے خدا کے الہام کے ذریعہ لوگوں کو بتایا۔ کہ آپ کا کام "یحیی الدین ویقیم الشریعۃ" (تذکرہ) ہے۔ یعنی دین کو زندہ کرنا اور شریعت کو قائم کرنا۔ چنانچہ آپ نے ہر ممکن کوشش سے اس مہم کو شروع کر دیا۔ اور دعوت الی الحق کے کام میں مشغول ہوگئے۔ آپ کے پیغام الٰہی پہونچانے پر جہاں مخالفین نے پورے زور سے مخالفت کی۔ وہاں نیک روحوں نے آپ کو قبول کرنا شروع کر دیا۔ اور بعینہٖ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی طرح مختلف اطراف سے لوگ آئے۔ اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے چنانچہ اس وقت قادیان میں نہ صرف پنجاب اور ہندوستان کے مختلف شہروں اور دیہات کے مخلص احمدی آباد ہیں۔ بلکہ غیر ممالک سے بھی کئی لوگ محض حصولِ دین کی غرض سے آکر ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ جو آیت افلا یرون انا ناتی الارض ننقصھا من اطرافھا کے ماتحت سلسلہ احمدیہ کی صداقت کو ثابت کرتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کی دلیل ہیں۔

آپ کی مخالفت معمولی رنگ میں نہیں ہوئی۔ بلکہ جیسا کہ گزشتہ زمانوں میں موجودہ زمانہ کی نسبت سامانوں کی کمی تھی۔ اور گزشتہ انبیاء کے مقابلہ میں انہی سامانوں سے کام لیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت موجودہ زمانہ کے ترقی یافتہ سامانوں کے ذریعہ کی گئی۔ اور کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ ہوا۔ اور ہر ممکن تدبیر سے آپ کو ناکام کرنے کی کوشش کی گئی۔ مگر وُہ خدا جس کی شان ہے۔ واللہ غالب علےٰ امرہٖ۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کامیاب کیا۔ اور کامیاب کرتا چلا جائے گا۔

جس کام کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وُہ بات خدائی یہی تو ہے

خاکسار قمر الدین۔ مولوی فاضل۔

مہوبھنڈار میں احمدیہ مسجد

خدا تعالےٰ کے فضل سے موسابنی مائنز میں عالی شان احمدیہ مسجد تیار ہو چکی ہے۔ اور اب مہوبھنڈار کارخانہ میں جو کہ موسابنی مائنز ہی کی ایک شاخ ہے۔ اور چھ میل دُور ہے۔ جماعت احمدیہ کو آئی۔سی۔سی کمپنی نے مسجد کے لئے قریباً ۷۵ فٹ مربع زمین آبادی کے عین مرکز میں عطا کی ہے۔ جس پر ۱۰ جولائی ۱۹۳۹ء کی صبح کو جماعت کے سب احباب نے دعا کر کے ایک سائن بورڈ اُردو و انگریزی میں لگا دیا۔ اور ایک جھنڈا نصب کر کے قبضہ کر لیا۔

اب ماہ اکتوبر میں جس وقت موسابنی کی مسجد میں افتتاحیہ جلسہ ہوگا۔ اسی وقت اس مسجد کی تعمیر کے لئے سنگِ بنیاد رکھا جائے گا۔ وباللہ التوفیق۔

خاکسار قمر۔ از مہوبھنڈار

قبولیت دُعا کے لئے دو ضروری شرائط

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب بیعت لیا کرتے تھے تو بیعت لینے کے بعد حضور دُعا کیا کرتے تھے۔ مَیں نے کئی دفعہ حضور کے بالکل قریب ہوکر حضور کی دُعا کے الفاظ سنے کہ حضور کیا دُعا کرتے ہیں۔ حضور سب سے پہلے سورۃ فاتحہ بڑے تضرع اور ابتہال کے ساتھ پڑھتے۔ اس کے بعد درود شریف جو کہ نماز میں پڑھا جاتا ہے پڑھا کرتے تھے۔ اور پھر یہ دُعا مانگا کرتے تھے۔ کہ اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم وثبتھم علی التقوٰی والایمان اور یہ دُعا کئی بار تضرع کے ساتھ دوہراتے رہتے۔

حضور اپنی کتاب حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۱۲۸ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا۔ کہ درود شریف کے پڑھنے میں یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں ایک زمانہ تک مجھے بہت استغراق رہا کیونکہ میرا یقین تھا کہ خدا تعالےٰ کی راہیں نہایت دقیق راہیں ہیں وہ بجز وسیلہ نبی کریمؐ کے مل نہیں سکتیں جیسا کہ خدا بھی فرماتا ہے۔ وابتغوا الیہ الوسیلۃ (تذکرہ صفحہ ۶۵۵)

اب سنیئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ دُعا کرنیوالے کو چاہیئے کہ پہلے اللہ تعالےٰ کی تحمید اور تمجید کرے۔ پھر مجھ پر درود بھیجے۔ اور اس کے بعد جو چاہے دُعا مانگے۔

اور جو شخص بغیر حمد الٰہی اور صلوۃ النبی کے دُعا مانگے۔ اس کی دُعا قبولیت کی حد تک نہیں پہنچے گی۔ دیکھو نسائی مجتبائی جلد اول صفحہ ۱۸۹ جہاں لکھا ہے انہ سمع فضالۃ بن عبید یقول سمع رسول اللہ علیہ وسلم رجلاً یدعو فی الصلوۃ لم یحمد اللہ ولم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجلت ایھا المصلی ثم علمھم رسول اللہ علیہ وسلم فسمع رسول اللہ علیہ وسلم رجلاً یصلی فمجد اللہ وحمدہ وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ علیہ وسلم اُدْعُ تُجَبْ وَسَلْ تُعْطَ۔ یعنی راوی نے فضالہ بن عبید کو کہتے سنا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک آدمی کو دُعا مانگتے سنا جو کہ نماز میں دُعا مانگ رہا تھا۔ نہ اس نے اللہ کی حمد کی تھی۔ اور نہ نبی پر درود بھیجا تھا۔ اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے نمازی تو نے جلد بازی کی۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسکو دُعا کرنے کا طریق بتایا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک اور آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا۔ اس نے اللہ کی بزرگی بیان کی۔ اور اس کی تعریف کی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دُعا مانگ قبول ہوگی۔ اور سوال کر تجھے دیا جائے گا۔

پس اس حدیث سے ثابت ہوگیا کہ نماز میں ہم دُعا مانگ سکتے ہیں۔ مگر دُعا سے پہلے ضروری ہے کہ اللہ کی حمد کی جائے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے۔ اور پھر اس کے بعد اپنے لئے دعا کی جائے۔ چنانچہ نماز میں یہی طریق دُعا تعلیم کیا گیا ہے۔ نماز اللہ تعالےٰ کی بڑائی حمد اور تمجید سے پُر ہے۔ قیام میں حمد الٰہی اور کمالات عالیہ کا ذکر ہے۔ اس کی عبادت کا اقرار اور اسی سے استعانت اور امداد طلب کی گئی ہے۔ پھر اس سے اس کی رضا کا مقام طلب کیا گیا ہے۔ اور منعم علیہم کی راہ پر استقامت مانگی گئی ہے۔ رکوع میں عظمت الٰہی کا اقرار اور سجدہ میں علو شان الٰہی کا ذکر ہے۔ التحیات میں تحمید تمجید اور سلام علی النبی اور سب صالحین کے لئے سلام کی دعا پھر شہادت توحید الٰہی اور رسالت ختم المرسلین کی شہادت اور پھر حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف اور اس کے بعد دُعا۔ اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لینے کے بعد جو دُعا کیا کرتے تھے۔ اس میں پہلے سورۃ فاتحہ تضرع کے ساتھ پڑھتے۔ پھر درود شریف عاجزانہ لہجے میں پڑھتے۔ اور پھر دُعا کرتے۔ جو اوپر مذکور ہے ؂

خاکسار۔ حافظ غلام محمد
دارالرحمت قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ کی رکنیت کیوں اختیار کی جائے؟

(۲)

آپ خدام الاحمدیہ کے ممبر کیوں نہ بنیں جبکہ آپ جانتے ہیں کہ دنیا میں ترقی کرنے والی قوموں کے نوجوانوں کا بیدار اور منظم ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اس ضرب المثل سے کون ناآشنا ہے کہ نوجوان قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہوتا ہے اگر نوجوانوں میں ہی انتشار اور پراگندگی ہو۔ اگر کسی جماعت کا یہ بہترین طبقہ ہی بے حس و بے عمل ہو تو اس کا کامیابی کے خواب دیکھنا امید موہوم اور خیال پریشان سے بڑھ کر وقعت نہیں رکھتا۔ آج دنیا کے تمام ان قوموں کے نوجوان جو ترقی کی دوڑ میں سرگرم عمل ہیں۔ بالکل منظم ہیں۔ ان کی تنظیمیں حیرت انگیز ہیں۔ ہٹلر یوتھ لیگ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ جس کے لاکھوں نوجوان ایک ہی زنجیر میں صف بستہ ہیں۔ وہ اپنے لیڈر کی آواز کے ساتھ حرکت کرتے اور اپنی قوم کی ترقی میں کوشاں ہوتے ہیں۔

جماعت احمدیہ خدائی تحریک اور روحانی سلسلہ ہے۔ ہمارے مدنظر دنیوی اقتدار نہیں۔ ہم اس سفلی جاہ و حشمت کے طالب نہیں۔ ہمیں ملک گیری کی ہوس ہے نہ مال و متاع کی خواہش۔ ہم تو خدا کی توحید کے قیام کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی عظمت ہمارا مقصد ہے اور قرآنی تعلیم کی اشاعت ہمارا مدعا۔ ہم ساری دنیا کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے لانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کی بادشاہت اسی طرح دنیا میں قائم ہوسکتی ہے۔ ہمیں کامل ایمان ہے کہ ہم اس مقصد میں کامیاب ہوکر رہیں گے۔ دنیا کی کوئی طاقت اور شیطان کی کوئی قوت ہمیں اس مقصد کے حصول سے ہٹا نہیں سکتی۔ خدا تعالےٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ اسلام اپنی نشأۃ ثانیہ میں عالمگیر غلبہ حاصل کرکے رہیگا لیکن اس کے لئے خدا کے فضل اور تائید کو جذب کرنے کی خاطر احمدی نوجوانوں کا منظم ہونا ضروری ہے۔ جب تک سب احمدی نوجوان ایک ہی زنجیر کے مسلسل کڑے نہ ہو جائیں۔ جب تک وہ ایک ہی سلک میں پروئے نہ جائیں۔ جب تک وہ مسلسل محنت متواتر کوشش اور مستقل جدوجہد کے لئے کمریں نہ کس لیں۔ کامیابی کی منزل دور اور بہت دور ہے۔ پس احمدیت کے خوشگوار مستقبل کی خواہش رکھنے والے احمدی نوجوانو! جاگو اور پیہم عمل کا پیغام بن کر مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبر بن جاؤ کہ یہ مجلس نوجوانان احمدیت کی تنظیم کی واحد تحریک ہے جس کا مقصد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہر ارشاد پر عمل کرنا اور حضور کی ہر آواز پر لبیک کہنا ہے۔

از دفتر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

اہم ملکی حالات اور واقعات

سر سکندر حیات خاں کی فیڈرل سکیم

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء میں مجوزہ فیڈرل سکیم کے بدل کے طور پر سر سکندر حیات خانصاحب وزیر اعظم پنجاب کی طرف سے ایک سکیم پیش کئے جانے کا چرچا کئی روز سے اخبارات میں ہو رہا تھا۔ جو ۳۱ جولائی کے اخبارات میں شائع ہو گئی ہے۔ بطور تمہید سر موصوف نے لکھا ہے۔ کہ وفاق کے موافق و مخالف سب اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہندوستان کی ترقی اور اس کے امن و امان کے لئے وفاقی حکومت ضروری ہے۔ لیکن مجوزہ سکیم کو سب ناقابل قبول قرار دیتے ہیں اس پر برطانوی صوبوں اور ریاستوں دونوں کی طرف سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ یہ ان کے اندرونی معاملات کو مرکز کی مداخلت سے محفوظ نہیں کرتی۔ اور حصول غلبہ کے بعد مرکزی حکومت ان کے اختیارات سلب کر لے گی۔ اور کہ اس غلبہ کو روکنے کے لئے جو تحفظات تجویز کئے گئے ہیں۔ وہ ناکافی ہیں۔ لیکن میری یہ سکیم ان تمام خدشات کو دور کر دیتی ہے۔

میں نے اس میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ان پہلوؤں سے بچنے کی کوشش کی ہے۔ جن پر اعتراضات اور نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اور اس کے موٹے موٹے اصول یہ ہیں۔ کہ برطانوی ہند اور ہندوستانی ریاستوں کو دو جداگانہ حیثیتوں میں فیڈریشن میں لانے کی بجائے انہیں جغرافیائی حدبندی کے اصول پر متحدہ طور پر شامل کیا جائے۔ کیونکہ اس سے ملک میں اتحاد پیدا ہو گا۔ اور مرکزی حکومت مضبوط ہو گی۔ یعنی برطانوی ہند اور ریاستوں کے ان علاقوں میں یکجہتی پیدا کی جائے۔ جو ایک دوسرے کے قریب واقع ہیں۔ اور جن کی جغرافیائی حدود۔ زبان۔ اقتصادی مفاد اور دیگر تعلقات نے انہیں ایک دوسرے کے ساتھ طبعی بندھنوں کے ذریعہ جکڑ رکھا ہے۔ صوبوں اور ریاستوں کو علیٰحدہ علیٰحدہ رکھنے کی صورت میں جو جھگڑا پیدا ہونے کا امکان ہے۔ اس صورت میں وہ باقی نہیں رہے گا۔ اور اس قسم کی تقسیم کے ذریعہ ملک کے سات حصے بنائے جائیں۔ پہلا آسام بنگال مع ریاست ہائے بنگال۔ دوسرا۔ بہار۔ اڑیسہ اور بنگال سے علیٰحدہ شدہ ایک یا دو اضلاع تیسرا۔ یوپی اور اس کی ریاستیں۔ چوتھا۔ مدراس۔ ٹراونکور۔ ریاست ہائے مدراس اور کورگ۔ پانچواں۔ بمبئی۔ حیدر آباد۔ میسور اور مغربی ہند اور بمبئی سی پی کی ریاستیں۔ چھٹا۔ راجپوتانہ کی ریاستیں گوالیار۔ بہار و اڑیسہ کی ریاستیں اور برار۔ ساتواں:۔ پنجاب۔ سندھ۔ صوبہ سرحد۔ کشمیر ریاست ہائے پنجاب۔ بلوچستان۔ بیکانیر اور جیسلمیر ہر حلقہ کی ایک علیٰحدہ اسمبلی ہو گی۔ جس کے نمائندے اس کے برطانوی حصہ اور ریاستوں سے لئے جائیں گے۔ اور نمائندگی سے ہر علاقہ کو وہی حصہ ملے گا۔ جو انڈیا ایکٹ میں تجویز شدہ ہے۔ اور ان مختلف مجالس مقننہ کے نمائندوں کو ملا کر سنٹرل فیڈرل اسمبلی بنے گی۔ جس کے کل ارکان ۳۷۵ ہوں گے۔ جن میں سے ایک تہائی مسلمان ہوں گے۔ دیگر اقلیتوں کو وہی حصہ ملے گا۔ جو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ نے دیا ہے۔ صوبائی مجالس کو اختیار ہو گا کہ ریزولیوشن کے ذریعہ جب چاہیں فیڈرل لیجسلیچر کو کسی ایسے امر کے متعلق بھی قانون بنانے کا اختیار دے دیں۔ جو ان کے دائرہ اختیار میں ہو۔ فیڈرل اگزیکٹو وائسرائے اور وزراء پر مشتمل ہو گی کل ارکان کم سے کم سات اور زیادہ سے زیادہ گیارہ ہوں گے۔ فیڈرل وزراء کا تقرر وائسرائے ہند فیڈرل لیجسلیچر کے ممبروں میں سے کرے گا۔ جن میں سے ۱/۳ ضرور مسلمان ہوں گے۔ فیڈرل وزراء کی میعاد پانچ سال ہو گی۔ اگر فیڈرل لیجسلیچر میں عدم اعتماد کی تحریک پاس ہو۔ تو سب وزراء کو مستعفی ہونا پڑے گا۔ ریاستی نمائندے پہلے دس سال تو ۲/۳ والئ ریاست کے نامزد ہوں گے۔ اور ۱/۳ سٹیٹ اسمبلی کے ارکان میں سے والئ ریاست کے منتخب کردہ۔ اس کے بعد پانچ سال ۱/۲ نامزد اور ۱/۲ سٹیٹ اسمبلی سے منتخب۔ پندرہ برس کے بعد ۱/۳ نامزد۔ اور ۲/۳ اسمبلی سے حسب سابق منتخب شدہ۔ اور بیس سال کے بعد ۱/۳ نامزد اور دو تہائی اسمبلی سے حسب سابق منتخب شدہ امور دفاعی اور امور خارجہ میں مشورہ دینے کے لئے بعض کمیٹیاں قائم ہوں گی۔ جن میں وزراء کے علاوہ صوبائی مجالس مقننہ کے بھی ممبر ہوں گے۔ ہندوستانی فوج کی تشکیل بدستور رہے گی۔ مرکزی حکومت کو صرف دفاع۔ امور خارجہ رسل و رسائل کسٹم۔ سکہ سازی اور کرنسی وغیرہ پر اختیار ہو گا۔ اور مرکزی اسمبلی کوئی ایسا قانون بنانے کی مجاز نہ ہو گی۔ جس کے لئے کم سے کم چار صوبائی حکومتیں مطالبہ نہ کریں۔ اگر کسی مسئلہ کے متعلق اختلاف پیدا ہو۔ کہ وہ کسی صوبہ سے متعلق ہے۔ یا مرکز سے۔ تو وائسرائے کا فیصلہ اس بارہ میں قطعی ہو گا۔ مرکز اور صوبوں میں اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ان کے نمائندوں پر مشتمل کمیٹیاں بنائی جائینگی۔

فیڈرل اسمبلی ریاستوں سے متعلق کوئی ایسا قانون نہیں بنائے گی۔ جس کی تائید والیان ریاست نہ کریں۔ صوبائی حکومتوں کو ہوائی جہازوں کی تعمیر اور شہری پرواز کو ترقی دینے کی اجازت ہو گی۔

سر موصوف نے لکھا ہے کہ میں نے اس سکیم کے صرف اصولی خدوخال بیان کئے ہیں۔ اس کی تفاصیل میں نہیں گیا۔ اور میرا یہ دعوےٰ بھی نہیں۔ کہ یہ بہترین اور مکمل ہے۔ بلکہ میں صرف یہ کہتا ہوں۔ کہ اسے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ اسے صرف اس لئے پیش کیا گیا ہے۔ کہ سیاسی جماعتوں اور دلچسپی رکھنے والے اداروں کی بحث و تمحیص اور غور و خوض کے لئے ایک خاکہ تیار ہو جائے۔

حیدر آباد دکن میں ہندو مسلم فساد

حیدر آباد دکن سے ۲۸ جولائی کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ مسلمانوں کا ایک ہجوم اصلاحات کے خلاف مظاہرہ کرنے کی غرض سے گذر رہا تھا۔ کہ ایک مکان سے اس پر پتھر برسائے گئے۔ جس سے اہل جلوس بے حد مشتعل ہوئے۔ اور بعض نے اس مکان میں گھسنے کی کوشش کی۔ جس سے بعض شیشے وغیرہ ٹوٹ گئے۔ اس کشمکش میں تین آدمی زخمی ہوئے۔ اس دوران میں ایک دوسرے علاقہ میں ایک تھانہ دار کے قتل کی افواہ مشہور ہو گئی۔ اور ہجوم اس طرف چل پڑا۔ لیکن رستہ میں پھر بعض مکانوں سے سنگ باری ہوئی۔ اور جب اہل جلوس ان مکانوں کی طرف بڑھے۔ تو اندر سے گولیاں چلائی گئیں۔ دو اشخاص ہلاک ہو گئے۔ اور چھبیس مجروح۔ جن میں سے دو بعد میں مر گئے۔ تین کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

نصف شب کے قریب حالات زیادہ خراب ہو گئے۔ اور پولیس کو دوبارہ گولی چلانا پڑی۔ اور اس کے بعد فوج طلب کی گئی۔ اس وقت تک چھ اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ پانچ سے زیادہ اشخاص کے اجتماع کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ تین دن کے لئے کرفیو آرڈر کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ حضور نظام کی طرف سے ایک فرمان جاری ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اصلاحات کے اعلان کے وقت سے لیکر اب تک برابر مظاہرے ہو رہے ہیں۔ جن سے نقص امن کا اندیشہ ہے۔ اور امن عامہ مخدوش ہو چکا ہے۔ اس لئے اس قسم کے مظاہرے فوراً بند کر دئیے جائیں اور اگر اس فرمان کے بعد بھی بند نہ ہوئے۔ تو ذمہ وار لوگوں کے خلاف ضابطہ فوجداری کے ماتحت مقدمات چلائے جائیں گے۔ جن لوگوں کو ان اصلاحات کے خلاف شکایات ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ آئین کے اندر رہتے ہوئے انہیں پیش کریں۔ جس کے لئے اعلان میں گنجائش موجود ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

شام کی بادشاہت اور سلطان ابن سعود

سلطان ابن سعود اور عراق گورنمنٹ کے مابین اختلاف کا ذکر ایک گذشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ اور عراق پارلیمنٹ میں وزیر اعظم نے اس کا اقرار بھی کیا تھا۔ اب قاہرہ سے ۲۹ جولائی کی خبر ہے۔ کہ شام کے لئے ایک بادشاہ کے انتخاب کا بہت چرچا ہے۔ اور اس سلسلہ میں عراق کے شاہی خاندان کے ساتھ حکومت فرانس خط و کتابت کر رہی ہے۔ لیکن سلطان ابن سعود نے برطانوی حکومت کو ایک میمورنڈم ارسال کیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ مکہ میں یہ افواہ ہے۔ کہ امیر عبداللہ والئے شرق اردن یا امیر زید کو شام کا بادشاہ بنا دیا جائے گا۔ لیکن اس بات کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے کہ شام کے معاملات کا حکومت سعودیہ سے بہت گہرا تعلق ہے۔ اور اگر یہاں بھی عراقی خاندان کا تسلط قائم کر دیا گیا۔ تو اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ کم سے کم تین جوانب سے مملکت سعودیہ کو اس خاندان کی حکومتوں سے محصور کر دیا جائے۔ اور عرب میں توازن قائم رکھنے کی پالیسی ترک کر دی جائے۔ اور یہ صورت حالات حکومت سعودیہ کے لئے بہت تشویشناک ہے۔ پس یا تو حکومت برطانیہ اس امر کا انتظام کرے۔ کہ شام کی بادشاہت کا سوال سعودی عرب پر چھوڑ دے اور یا پھر عراقی خاندان کا کوئی فرد بادشاہ مقرر نہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برطانوی وزارت میں تبدیلیوں کا مطالبہ

لنڈن سے ۲۹ جولائی کی اطلاع ہے کہ وہاں کے اخبارات اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ مسٹر چرچل۔ مسٹر انتھونی ایڈن اور مسٹر ڈف کوپر کو وزارت میں شامل کیا جائے۔ اور ان کے لئے جگہ خالی کرنے کی غرض سے سر جان سائمن۔ سر سیموئیل ہور اور سر تھامس انسکپ کو سبکدوش کر دیا جائے۔ کیونکہ یہی لوگ ہیں۔ جو جرمنی اور اٹلی کی آئے دن کی جارحانہ کارروائیوں کا سکت جواب دے سکتے ہیں۔ اور جب تک ان جیسے مضبوط حکمت عملی کے لوگ وزارت میں نہیں آتے۔ جرمنی۔ اٹلی اور جاپان کا شکنجہ برطانیہ کے سر پر رہے گا۔ اور یہ برطانوی وقار کو برابر خاک میں ملاتے جائیں گے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس بارہ میں رائے عامہ اس قدر تقویت پکڑتی جا رہی ہے کہ یا تو مسٹر چیمبرلین یہ مطالبہ منظور کریں گے۔ اور یا پھر انہیں مستعفی ہونا پڑے گا۔ یاد رہے کہ مسٹر ونسٹن چرچل مختلف وزارتوں میں امیر البحر اور وزیر نوآبادیات کی حیثیت سے کام کر چکے ہیں۔ مسٹر ایڈن اسی وزارت میں شریک تھے۔ لیکن گذشتہ سال مستعفی ہو گئے تھے۔ کیونکہ انہیں اٹلی کے متعلق وزیر اعظم کی حکمت عملی سے شدید اختلاف تھا۔ اسی طرح مسٹر ڈف کوپر اسی وزارت میں امیر البحر تھے۔ مگر جب جرمنی نے چیکوسلواکیہ پر حملہ کیا۔ تو آپ وزیر اعظم کی خارجی پالیسی سے اختلاف رکھنے کی وجہ سے مستعفی ہو گئے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مسٹر چرچل کو امیر البحر بنانے کی تجویز کے متعلق مسٹر چیمبرلین نے کہا۔ کہ میں اسے منظور نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں خودکشی کر کے اپنی سیاسی زندگی کا خاتمہ کرنے کے لئے طیار نہیں ہوں۔ ایک تجویز یہ بھی ہے کہ مسٹر چرچل کو کونسل کا پریذیڈنٹ بنایا جائے۔ اس کے متعلق وزیر اعظم نے کہا۔ کہ وہ وہاں وزراء کو میرے خلاف بھڑکاتے رہا کریں گے بجائے معاون ہونے کے میرے لئے مشکلات پیدا کرتے رہیں گے۔ مسٹر چیمبرلین کا بیان ہے کہ مسٹر چرچل کو کیبنٹ میں شریک کرنے کی جو مہم شروع کی گئی ہے۔ اس میں روسی ڈپلومیسی کا ہاتھ ہے۔ چند روز ہوئے روسی سفیر مقیم پیرس نے کہا تھا۔ کہ جب تک برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین ہیں روس و برطانیہ میں سمجھوتہ نہیں ہو سکے گا۔

فرانسیسی کابینہ کی طرف سے آئینی تبدیلیاں

پیرس سے ۲۹ جولائی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج فرانسیسی کابینہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں بعض اہم فیصلے کئے گئے۔ مثلاً یہ کہ عام انتخابات دو سال تک نہیں کئے جائیں گے۔ یہ فیصلہ جنگ کے امکانات کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ نیز ضمنی انتخابات کی ممانعت کر دی گئی۔ صرف اس صورت میں اس کی اجازت ہوگی۔ کہ کوئی ممبر فوت ہو جائے۔ اس ممانعت کا مقصد یہ ہے۔ کہ انفرادی اور اجتماعی استعفوں کی روک تھام کی جائے۔ جو بعض اوقات شدید الجھنوں کا موجب ہو جاتے ہیں۔ اس کے سوا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ محکمہ ریڈیو اور وائرلیس کو براہ راست وزیر اعظم کے ماتحت کر دیا جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ فرانس میں تا حال ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو حکومت کے راز اس کے دشمنوں کے پاس فروخت کر رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ایک شارٹ ہینڈ کلرک گرفتار کیا گیا ہے۔ جس نے ملکی دفاع کے ضمن میں بعض راز ظاہر کر دیئے تھے۔ اسی طرح ایک اور شخص بھی اسی الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

وزیر اعظم یونان کی تقریر

ایتھنز سے ۲۹ جولائی کی اطلاع ہے۔ کہ حال ہی میں ایک ترکی وزیر یہاں آیا تھا۔ جس کے اعزاز میں گذشتہ شب ایک شاندار ٹی پارٹی دی گئی ہے۔ اس موقعہ پر وزیر اعظم یونان نے ایک تقریر کی۔ جس میں کہا کہ ریاست ہائے بلقان اس بات کا تہیہ کر چکی ہیں۔ کہ اپنی آزادی اور وقار کو بحال رکھنے کے لئے ہر ممکن قربانی کریں گی۔ اس وقت یورپ میں افراتفری مچ رہی ہے۔ انصاف کا خون ہو رہا ہے۔ اور جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا اصول کام کر رہا ہے۔ لیکن جو حکومتیں اپنی طاقت کے نشے میں مخمور ہیں اور جارحانہ کارروائیوں سے امن و امان مخدوش بنا رہی ہیں۔ ان کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ بلقان کے ممالک پر قبضہ کرنا کوئی کھیل نہیں۔ ہم تمام مل کر اپنی آزادی کی حفاظت کریں گے ہمیں ان خطرات کا بخوبی احساس ہے۔ جو اس وقت بلقان سٹیٹس کے اردگرد منڈلا رہے ہیں۔ اس لئے جملہ متعلقہ ممالک کو چاہیئے۔ کہ ان کے مقابلہ کے لئے کلی طور پر متحد و منظم رہیں۔ کیونکہ بحالات موجودہ اتحاد ہی ایک ایسی چیز ہے جو ان کی آزادی اور بقاء کی ضامن ہو سکتی ہے۔

استنبول سے آمدہ ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ ترکی گورنمنٹ کے محکمہ جاسوسی نے ایک خوفناک سازش کا انکشاف کیا ہے۔ واقعہ اس طرح ہے کہ پولیس کو معلوم ہوا ہے کہ ترکی کے بعض عسکری راز ہائے سربستہ منکشف ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اس کے شعبہ خفیہ نے تحقیقات شروع کی۔ اور بہت جلد اس سازش کو معلوم کرنے میں کامیاب ہو گیا پہلے ایک بلغاری کونسل۔ ایک آسٹروی ڈاکٹر اور دو ترک سپاہی گرفتار ہوئے تھے۔ مگر بعد میں اٹھارہ جرمن۔ تین شامی اور ایک اطالوی گرفتار کیا گیا ہے۔ ان لوگوں کے قبضہ سے اہم دستاویزات برآمد ہوئی ہیں۔ کورٹ مارشل کیا گیا۔ ایک اطالوی اور تین شامیوں کو سزائے موت کا حکم ہوا۔ چنانچہ ان کو گولی سے اڑا دیا گیا۔ اٹھارہ جرمن۔ بلغاری کونسل اور آسٹرین ڈاکٹر کو پانچ پانچ سال کی قید محنت کی سزا ہوئی ہے اس طرح بظاہر اس فتنہ کو کچل دیا گیا ہے۔ جو مختلف ممالک کے جاسوسوں نے بعض غدار ترکوں کے ساتھ مل کر کھڑا کر رکھا تھا۔ لیکن یورپ میں ان دنوں ایک دوسرے کی جاسوسی کے جو واقعات ظاہر ہو رہے ہیں۔ ان کے پیش نظر یہ کیونکر سمجھا جا سکتا ہے کہ یہ سلسلہ ختم ہو گیا ہے حقیقت یہ ہے کہ ہر ملک دوسرے ملک کے راز معلوم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ تاہم یہ یقینی طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ جنگی تیاریوں کے سلسلہ میں مختلف ممالک ایسی ایسی تیاریاں کر رہے ہیں۔ کہ بعض کا انکشاف بھی جنگ کی حالت میں ہی ہوگا۔ اور اس وقت

اعلان نکاح

چوہدری نور احمد صاحب ولد چوہدری عمرالدین صاحب سکنہ لکھوڈیر ضلع لاہور کا نکاح مسمات سردار بیگم بنت چوہدری محمد شفیع صاحب قوم ارائیں (تاجر) سکنہ قادیان کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۳۱ر جولائی کو پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو مبارک کرے:۔

منظور احمد از گنج مغلپورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابل میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپیہ (عہ) نوٹ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی

محمود نگر ۵ لکھنؤ

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۳(۱) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۲

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ برکت علی ولد احمد الدین ذات جٹ سکنہ کوٹلی مرلاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی بشیر احمد نابالغ وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے لہذا جملہ قرضخواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ کہ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۲۲ ۹/۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۲۲ ۹/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۲ ۹/۳۹ کی جائے گی۔ جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے۔ مورخہ ۱۹ر جولائی ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۳(۱) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۲

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ محمد افضل ولد سردار خان ذات جٹ ساکنہ سکھ نہر تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی بھگت رام وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہان کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرضخواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ کہ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۲۱ ۹/۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۲۱ ۹/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۱ ۹/۳۹ کی جائے گی جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے۔ مورخہ ۱۸ر جولائی ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۳(۱) ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۲

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ گوراندتا ولد جیتا ذات جٹ سکنہ چک گلاں تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی بالک رام وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرضخواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ کہ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۲۲ ۹/۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۲۲ ۹/۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۲ ۹/۳۹ کی جائے گی۔ جب کہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہئے۔ مورخہ ۱۷ر جولائی ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۳۱ر جولائی۔ آج دارالعوام میں ایک ممبر نے سوال کیا۔ کہ امریکہ کی طرح برطانیہ بھی جاپان سے معاہدہ کیوں نہیں توڑ دیتا۔ وزیر اعظم نے جواب دیا۔ کہ یہ غور طلب امر ہے جس کا جواب بہت سوچ بچار کے بعد ہی دیا جا سکتا ہے۔ ایک اور سوال کیا گیا۔ کہ کیا امریکہ اور برطانیہ کی پالیسی ایک نہیں ہونی چاہیئے۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ دونو ممالک کے حالات مختلف ہیں۔ اس لئے دونو کی پالیسی ایک کیسے ہو سکتی ہے۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ برطانیہ کے لئے بھی وہی بات مفید ہو۔ جو امریکہ کے لئے ہے۔

لنڈن ۳۱ر جولائی۔ حکومت برطانیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اگست اور ستمبر میں ایک زبردست بحری و ہوائی جنگ لڑی جائے۔ جس میں ۲۸ ممالک حصہ لیں گے برطانیہ کی ایک لاکھ ۳۵ ہزار فوج اس میں شریک ہوگی۔ اس کے لئے ابھی سے زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور متعلقہ ممالک کو اطلاع دیدی گئی ہے۔

کولمبو ۳۱ر جولائی۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ کوئی ہندوستانی بغیر اجازت سیلون میں داخل نہ ہو سیلون گورنمنٹ کو بھی اس فیصلہ سے بذریعہ تار آگاہ کر دیا گیا ہے۔

پونا ۳۱ر جولائی۔ ہندو مہاسبھا کی مجلس عاملہ کا اجلاس سات گھنٹے تک ہوتا رہا۔ اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ حیدرآباد تحریک ستیہ آگرہ کو ہنگامی طور پر بند کر دیا جائے۔ اور دیکھا جائے کہ اس اعلان سے ہندوؤں کی شکایات کہاں تک رفع ہوتی ہیں۔ ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت نظام کو یقین دلایا گیا کہ اگر اصلاحات کو چلایا گیا۔ تو ہندوان کو کامیاب بنانے کے لئے پورا پورا تعاون کریں گے۔

لنڈن ۳۱ر جولائی۔ حکومت برطانیہ کے آرڈر پر امریکہ نے چند بمبار طیارے اس کے لئے تیار کئے ہیں۔ جن کی رفتار ۲۴۳ میل فی گھنٹہ ہوگی۔ اور وہ طیارہ شکن توپوں اور ہوا بازوں کے ساتھ ۱۷۰۰ میل مسلسل پرواز کر سکیں گے۔

پیرس ۳۱ر جولائی۔ جن لوگوں کی شادیوں پر دو سال گذر چکے اور تا حال ان کے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ نیز جن بیواؤں کی کوئی اولاد نہیں۔ یا جن رنڈوں کا کوئی بچہ نہیں۔ ان سب پر حکومت کی طرف سے ٹیکس لگایا گیا ہے۔ جو ایک ایسی سکیم پر خرچ ہوگا۔ جو فرانس کی آبادی کو بڑھانے کے لئے مرتب کی گئی ہے۔

میڈرڈ ۳۱ر جولائی۔ فرینکو گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ سپین کے وہ تمام باشندے جن کی عمر اٹھارہ برس اور پچاس سال کے درمیان ہے۔ پندرہ دن کے لئے قومی تعمیر کے سلسلہ میں کام کریں۔ اور یا اپنی نصف تنخواہ حکومت کو دیدیں۔

قاہرہ ۳۱ر جولائی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ برطانوی اور مصری افواج متحد ہو کر سکندریہ میں ۱۵ر اگست سے ۱۷ر اگست تک مصنوعی جنگ لڑینگی تمام بڑی بڑی عمارتوں پر فضائی حملوں سے حفاظت کے لئے طیارہ شکن توپیں نصب کر دی گئی ہیں۔ برطانوی افسروں کو حکم دیدیا گیا ہے۔ کہ جنگ سے ایک ہفتہ قبل مصر پہنچ جائیں۔

لاہور ۳۱ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب نے خان بہادر شیخ فضل الہٰی کو محکمہ مردم شماری کا مہتمم مقرر کر دیا ہے۔ شیخ صاحب محکمہ اطلاعات کے ڈائرکٹر اور پنجاب گورنمنٹ کے اسسٹنٹ سکرٹری بھی رہ چکے ہیں۔ اور اس وقت قصور میں سب ڈویژنل افسر ہیں۔

منماڈ ۳۱ر جولائی۔ اخبار پرتاب کے مہاشہ کرشن کو جو ۵ر جون کو ستیہ آگرہ کرتے ہوئے اورنگ آباد میں گرفتار ہوئے تھے۔ برسوں دو سال قید با مشقت اور ایک ماہ قید محض کی سزا کا حکم دیدیا گیا ہے۔ جتھہ کے باقی ممبروں کو بھی چھ ماہ سے دو سال تک قید کی سزائیں دی گئی ہیں۔

ناگپور ۳۱ر جولائی۔ مسٹر گھنشیام سنگھ گپتا اور مسٹر دیش بندھو آج کل گاندھی جی کے ساتھ مشورہ کے سلسلہ میں یہاں مقیم ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر حیدرآباد میں آریوں کے مطالبات تسلیم نہ کئے گئے۔ تو اسی ہفتہ نازک صورت حالات پیدا ہو جائے گی۔

لنڈن ۳۱ر جولائی۔ برطانوی گورنمنٹ کی طرف سے ایک اعلان کے ذریعہ اس فیصلہ کا اظہار کیا ہے۔ کہ ہندوستان سے چند فوجیں ملایا بھیجی جائیں گی۔

دہلی ۳۱ر جولائی۔ گورنمنٹ آف انڈیا کا ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ وائسرائے نے موجودہ اسمبلی کی میعاد میں یکم اکتوبر ۱۹۳۶ء سے ایک سال کی مزید توسیع کر دی ہے پہلے بھی ایک سال کی توسیع کی گئی تھی۔ جو اس تاریخ کو ختم ہوتی ہے۔ اس سے سیاسی حلقوں میں یہ رائے قائم کی جا رہی ہے کہ فیڈریشن ۱۹۴۰ء تک نافذ ہو جائے گی

لنڈن ۳۱ر جولائی۔ آج دارالعوام میں پراگ کے متعلق بعض سوالات کئے گئے حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ حکومت جرمنی نے وہاں برطانوی قونصل تعینات کرنے کی اجازت نہیں دی۔ اور کہا ہے کہ جب تک برطانیہ بوہیمیا اور موراویا پر جرمن قبضہ کو تسلیم نہیں کرے گا۔ حکومت جرمنی بھی اپنے رویہ میں نرمی پیدا نہیں کرے گی۔

ٹین سن ۳۱ر جولائی۔ جاپان کے مفتوحہ چینی علاقوں میں مقیم برطانوی باشندوں کو جاپانیوں کی طرف سے دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ کہ اگر وہ چین سے نکل کر چلے نہ گئے۔ تو ان کے مال و جان کے نقصانات کی ذمہ داری جاپان پر نہ ہوگی۔ اور کہ اگر وہ اپنی حفاظت چاہتے ہیں۔ تو بوریا بستر اٹھا کر فوراً نکل جائیں۔

ٹوکیو ۳۱ر جولائی۔ جاپان کے دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ کے ساتھ گفت و شنید کے دوران میں یہ مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ ٹین سین کے برطانوی بنکوں میں چین کی جو چاندی جمع ہے وہ جاپان کے حوالہ کر دی جائے لیکن برطانیہ نے کہا۔ کہ پہلے ٹین سین کا جھگڑا طے کر لیا جائے۔ اور اس سوال کو بعد میں لیا جائے گا۔ چنانچہ جاپان نے اس تجویز کو منظور کر لیا ہے۔

ہانگ کانگ ۳۱ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ سنگٹاڈ میں جاپانیوں نے جو چینی فوج بنائی تھی۔ اس کے ۴ ہزار آدمیوں نے غدر کر دیا۔ اور اپنے ۶ جاپانی افسروں کو ہلاک اور ۴ کو گرفتار کر لیا۔ اور اس کے بعد چینی فوج کے ساتھ مل گئے۔

نیویارک ۳۱ر جولائی۔ حکومت امریکہ کے وزیر خارجہ نے سفیر جاپان متعینہ واشنگٹن کو یہ بتا دیا ہے کہ اگر چین میں امریکہ کے مفاد۔ مراعات اور حقوق میں جاپانی افواج نے مداخلت کی۔ تو امریکہ اس کے جواب میں سخت اقدام کرے گا۔ یہ امریکہ کا آخری انتباہ ہے۔

دہلی ۳۱ر جولائی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا ایک اجلاس ۲۷ر اگست کو دہلی میں منعقد ہوگا۔ جس میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی مجوزہ فیڈریشن کی بنیادی سکیموں پر غور کیا جائے گا۔

لاہور ۳۱ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہر سال دو امتحان ہوا کریں۔ ایک اپریل میں اور دوسرا ستمبر میں۔ امیدوار دونوں میں سے جس امتحان میں چاہیں شریک ہوں۔ بشرطیکہ وہ کسی مصدقہ کالج میں دو سال کا نصاب ختم کر چکے ہوں۔ اس فیصلہ کا تجربہ بی۔ اے کے امتحان سے شروع کیا جائے گا۔

لاہور ۳۱ر جولائی۔ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں مسلمانوں نے جو اپیل پریوی کونسل میں کر رکھی ہے۔ اس کی سماعت اس سیشن میں ہوگی۔ جو اکتوبر سے شروع ہو رہا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah